السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کی تفسیر احادیث میں تمام آیات کی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کونسی مفسر نے تفسیر القرآن بالحدیث لکھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جن بعض آیات کی تفسیر ترمذی کے ابواب تفسیر القرآن اور بخاری کی تفسیر القرآن میں نہ ملے توان کی تفسیر کس طرح کی جاوے۔ اگر تفسیر بالرائے کی جاوے۔ تو وہ ابوداؤد کی حدیث کی رو سے کفر ہے۔ اور نہیں تو پھر کیا کیا جاوے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

تفسیر القرآن احادیث میں بہت کم ہے۔ صحیح تفسیر کا اصول حسب قاعدہ تفسیر یہ ہے کہ باقاعدہ عربیہ تشریح کی جاوے۔ عربیت کے خلاف تفسیر کرنے کا نام تفسیر بالراء ہے۔ موافق قواعد عربیہ تفسیر بالراء نہیں۔

شرفیه

جواب سوال تمام قرآن مجید کی تفسیر احادیث میں ہے۔ یا نہ اس کا جوب مولانا نے مختصر دیا ہے۔ مناسب ہے کہ کچھ تفصیل بھی ہوجائے۔ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ٤٤ (پ14ع 13)

پس اصل مفسر رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جو آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو تفسیر قولا۔ فعلا۔ تقریباً کر کے بتادی۔ پھر جوان صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے آپ سے سنی۔ یا بسبب اپنی لغت یا اس وقت کے محاورہ سے جب قرآن نازل ہورہا تھا۔ اس کے معنی سمجھے۔ اور بیان کیجئے۔ خصوصا قرآن مجید سیاق وسباق اور دوسری آیت سے اس لئے کہ بعض آیات میں اختصار یا اجمال ہے۔ اور دوسری جگہ تفصیل و تفسیر ہے اور جو بعض آثار میں اختلاف تفسیر تو بعض مقام میں ایسا ہوتا ہے۔ کہ چونکہ قرآن مجید جامع اکلم ہے۔ ایک ایک جملے کے دو یا تین بلکہ زائد معنی ہوسکتے ہیں۔ کہ جن میں اختلاف و تناقض نہیں ہوتا۔ اگر کہیں معلوم ہوتا ہو تو یہ ناظر کے فہم کی غلطی ہے۔ مستنبط کی بھی ممکن ہے۔ اور ترجیح کثرت خصوصا جمہور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کو ہوگئی۔ اور تمام قرآن کی تفسیر احادیث مرفوعہ سے تو ملتی نہیں یعنی مصرح نہیں ہاں بقیہ وجوہ دلالت سے اکثر ملتی ہے۔ ایسے ہی قرآن کی تفسیر سے بھی علاوہ تصریح کے بقیہ وجوہ دلالت سے بھی ملتی ہے۔ اور چونکہ عربی زبان میں ہے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ١٩٣ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ١٩٤ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ١٩٥ ۔(پ19ع15)

لہذا تھا علاوہ محاورہ عرب ولغت عرب خصوصا لغت زبان نزول وحی و استدلال یہ سیاق وسباق وتدبر کتاب اللہ ایسے ہی استدلال با حدیث مرفوعہ صحیحہ بوجوہ دلالات جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے تفسیر کی ہے۔ باوجود یہ کہ انہں کو سنایا تھا۔

(قال رسول الله صلى اله عليه وسلم من قال فى القران برايه فليتبوا مقعده من النار وفى رواية من قال فى القران بغير علم فليتبوا مقعده من النار (رواه الترمذي مشكواة ص25ج1

(وصحه فى الجامع الصغير السيوطى وايضا قال قال رسول الله صلى اله عليه وسلم من قال فى القران برايه فاصاب فقد اخطا (رواه الترمذي وابوداوٗد مشكواة ص35ج1 ورمزفى الجامع الصغير للسنن الثلاثة وحسنه

پس ثابت ہوا کہ باصول ووجوہ مذکورہ بالا تفسیر بالرائے نہیں جائز ہے۔ بشرط یہ کہ کتاب و سنت کو اساتذہ کا ملین و ماہرین کتاب وسنت سے باقاعدہ پڑھ کر کامل مہارت حاصل کی ہو۔ پھر کیسے باشد اور صحت کا معیار عدم زکر متقدمین کا نہیں ورنہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کی تفسیر کا اعتبار بھی نہ ہوگا۔ وازلیس فلیس۔ ہاں جب اورادلۃ صحیحہ کتاب وسنت یا جمہور صحابہ کے صریح خلاف ہو تو پھر غلط ثابت ہوگی۔ اور اسرائیلی روایات کی نقل صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے حجت نہ ہوگی۔ لقوله عليه السلام لا تصدقوا اهل الكتا بولاتكذ بوهموقولوا امنا بالله وما انزل علينا (الاية رواه البخاري ۔ مشكواة ص28ج1) (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص344